چمن چمن اُجالا

حبیب اللہ رشیدی - ربوہ

مولانا اللہ یار ارشد کے ہاتھ پر دو قادیانی لڑکیوں نے اسلام قبول کرلیا

مسجد احرار ربوہ کے خطیب اور مجلس احرارِ اسلام کے مبلغ مولانا اللہ یار ارشد کے ہاتھ پر گزشتہ دنوں دو مرزائی لڑکیوں نے اسلام قبول کرلیا۔ واضح رہے کہ دونوں لڑکیاں ربوہ میں رہائش پذیر تھیں۔

عذرا شناز دختر نیاز احمد زوجہ خلیل احمد اور روبینہ دختر خلیل احمد سکنہ محلہ دارالیمن ربوہ نے عدالت میں اپنے علیحدہ علیحدہ حلفیہ بیانوں میں کہا کہ ہم نے بغیر کسی جبر و اکراہ کے قادیانیت ترک کر کے اسلام قبول کیا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لاتی ہیں اور نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کرتی ہیں۔ اس بات پر بھی ایمان رکھتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہے۔ مرزا غلام قادیانی کذاب، کافر اور دجال تھا۔ اس کے پیروکار بھی جھوٹے اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کی قائل ہیں اور اس بات پر یقین رکھتی ہیں کہ قربِ قیامت میں اُن کا آسمانوں سے نزول ہوگا اب کسی مرزائی سے ہمارا کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی کوئی مرزائی ہمارا وارث ہے۔

دونوں لڑکیوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنے غیر مسلم خاندان کو چھوڑ دیا۔ ربوہ کے مسلمانوں نے انہیں مبارکباد دی اور اسلام پر اُن کی استقامت کے لئے دُعا کی۔ مولانا اللہ یار ارشد نے بتایا کہ اب تک سینکڑوں مرد اور خواتین مرزائیت ترک کر کے اُن کے ہاتھ پر اسلام قبول کر چکے ہیں۔ مرزائیوں میں اسلام قبول کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ جس کی بڑی وجہ مرزائی قیادت کی بدمعاشیاں، مظالم اور قول و فعل کا تضاد ہے۔

حاصل پور

محمد اشرف: حاصل پور

پوری دنیا میں دو نظاموں کی جنگ جاری ہے

مسلمان، کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ کی تہذیب کو اپنا کر ذلیل و رسوا ہو رہا ہے

اسلام کے سوا تمام نظام ہائے ریاست و سیاست باطل ہیں

مجلس احرارِ اسلام کے کارکن کفریہ نظاموں کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں

مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المؤمن بخاری کا حاصل پور میں احرار کارکنوں سے خطاب

۱۹۹۰ء سے عالمی مجلسِ احرار اسلام حاصل پور کے زیر اہتمام ہر سال علاقہ کے مختلف مقامات پر سالانہ اجتماعات احرار منعقد ہوتے ہیں۔ جو ایک عشرہ جاری رہتے ہیں۔ ان اجتماعات میں جماعت کے مرکزی اور علاقائی قائدین کے تبلیغی و اصلاحی بیانات ہوتے ہیں۔ جن سے علاقہ بھر میں ایک دینی و روحانی فضا قائم ہو جاتی ہے۔ ایمان و عمل کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ اور عوام کے دلوں میں دین کے لئے کچھ کر گزرنے کے عزائم بلند ہوتے ہیں۔ قربانی و ایثار والی زندگی اپنانے کے لئے دل آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور اس حقیر سی ٹوٹی پھوٹی محنت سے بہت سے لوگوں کی زندگی کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ ان کے دل خداوند قدوس کی بندگی کے لئے جھک جاتے ہیں۔ عقائد درست اور اعمال پاکیزہ ہو جاتے ہیں۔ الحمدللہ اس سال بھی ۷ جنوری سے ۱۵ جنوری ۱۹۹۳ء تک چوتھے سالانہ اجتماعات احرار ۹ مختلف مقامات پر پوری شان و شوکت سے منعقد ہوئے۔ مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے مرکزی امیر ابن امیر شریعت حافظ سید عطاء المؤمن شاہ صاحب بخاری مدظلہ ۶ جنوری کو حاصل پور تشریف لائے۔ علاقہ بھر کے احرار رضا کار آپ کی آمد کے شدت سے منتظر اور چشم براہ تھے۔ ۷ جنوری کو بہاولنگر، ۸ جنوری قائم پور، ۹ جنوری بستی خواجہ بخش، ۱۰ جنوری چک فورڈواہ، ۱۱ جنوری بستی شبلی غربی، ۱۲ جنوری بستی فریدیاں چاہ بیریاں والا، ۱۳ جنوری بستی گودڑسی اور ۱۴ جنوری مرکزی جامع مسجد منڈی حاصل پور میں انتہائی کامیاب اور عظیم الشان اجتماعات احرار منعقد ہوئے۔ حضرت شاہ جی کے علاوہ یادگارِ اسلاف حضرت مولانا محمد اسحاق سلیمی، حضرت مولانا محمد مغیرہ صاحب، جناب حافظ انیس الرحمن صاحب، جناب حافظ ابومعاویہ محمد کفایت اللہ صاحب، جناب حافظ ہارون الرشید صاحب اور ابوسفیان تائب نے بھی خطاب کیا۔ ۱۲ جنوری کو حاصل پور کے قریبی قصبے بخشن خان میں جناب صوفی حبیب اللہ صاحب کے مکان پر احرار کارکنوں اور متاثرینِ احرار کی ایک تعارفی نشست کا اہتمام بھی کیا گیا جس میں حضرت شاہ جی نے انتہائی بلیغ انداز میں مختصراً مجلس کے منشور پر روشنی ڈالی اور احباب کو مجلس کا کام تیز کرنے اور تنظیم سازی کی طرف توجہ دلائی۔

ابن امیر شریعت حضرت حافظ سید عطاء المؤمن شاہ صاحب بخاری نے اپنے خطاب میں فرمایا۔

دین سے بیگانہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ اور دین سے ناآشنا مال و دولت کے پرستار و ہوس کار آج کے دور کو ترقی یافتہ دور کہتے ہیں۔ دین آشنا، دین کا طلبگار، قرآن اور اللہ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینے کی روشنی میں اگر اس کو دیکھے گا تو اُسے یہ بنی نوع انسان کے تنزل اور اس کے انحطاط کا زمانہ نظر آئے گا۔ ترقی! انسان نے زمین سے نکلنے والی دھاتوں کو دے دی ہے۔ لیکن خود انسان کہاں پہنچا ہے؟ اس کی ذہنی حالت کیا ہو گئی ہے؟ اس کی سوچ کی معراج کیا ہے؟ اس کے اخلاق کی بلندی کہاں تک ہے؟ اگر ہم اس پر نگاہ ڈالیں تو موجودہ دور کا انسان

کائنات کا سب سے بڑا ظالم اور سفاک ہے۔ اللہ رب العزت نے انسان کو اپنا شاہکار کہا ہے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسی شخصیت عظمیٰ رہبر و رہنما کے طور پر انسان کو عطا فرمائی ہے۔ قرآن جیسا کامل و اکمل ضابطہ حیات عطا فرمایا ہے۔ قرآن قدم قدم پر انسان کو پکارتا ہے۔ قرآن انسان کا محافظ ہے، رہبر و رہنما ہے۔ لیکن! مسلمان نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ مسلمان آج دین سے اتنا بیگانہ ہو گیا ہے کہ مساجد ویران کر ڈالیں۔ حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دنیا میں سب سے اچھی جگہ مسجد ہے۔ اور سب سے بُری جگہ بازار ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے گانے بجانے کے سازوں کو توڑنے کے لئے بھیجا ہے۔ اور ہم ساز بجا رہے ہیں۔ صحابہ کرام کی زندگی اُمت کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے پوری زندگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع کی اور ہماری زندگی کا ہر عمل نبی علیہ السلام کے خلاف ہے۔ نبی علیہ السلام نے ہمیں پاکیزہ اور عزت والی زندگی دی ہے۔ ایسی زندگی جو اُمت کے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ نبی کریم علیہ السلام زندگی کے ہر شعبہ میں ہمارے رہبر و رہنما ہیں اور آپ نے ہر کام خود کر کے دکھایا ہے۔ نبی رہبر بھی ہے۔ اور سردار بھی، عادل بھی ہے اور حاکم بھی کمانڈر بھی ہے اور ہمسایہ بھی دوست بھی ہے اور ساتھی بھی، باپ بھی ہے اور داماد بھی، سسر بھی ہے اور خاوند بھی غرض ہر شعبۂ زندگی میں نبی علیہ السلام نے اپنی اُمت کی رہنمائی فرمائی ہے۔ شاہ جی نے فرمایا۔! انسان کسی قیادت کے بغیر باشعور نہیں ہو سکتا قیادت کی صفات ہی عوام میں منتقل ہوتی ہیں اچھی ہوں یا بُری۔ وہ بہرحال اثر انداز ہوتی ہیں اس ملک کے قائدین نے عوام کو کہاں پہنچایا۔! پاکستان کو بنے ہوئے پینتالیس برس گزر گئے۔ پاکستان کے اندر اسلام اور مسلمانوں کا کیا حشر ہوا؟ پینتالیس برس کے بعد اس ملک میں جو نئی نسل تیار ہوئی ہے وہ ڈاکو ہے، قاتل ہے، رہزن ہے، ہیروئین فروش ہے، اس کے ہاتھ میں کلاشنکوف ہے، یہ سب دنیا پرست اور قرآن سے بیگانہ حکمرانوں کی وجہ سے ہوا ہے۔ امت مسلمہ کے نوجوانوں کی بہترین جوانی، ان کے بہترین سینے، ان کے مضبوط ہاتھ جو اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے لڑنے کی صلاحیت اور طاقت رکھتے تھے۔ اُن کو ان ظالموں نے خدا کا مجرم بنا دیا۔ ان نوجوانوں کے دلوں سے دین کی محبت ختم کر دی۔ نبی علیہ السلام کی محبت ختم کر دی، خدا کا خوف نکال دیا۔ ان کے دلوں میں قرآن کو معاذ اللہ بے کار کتاب بنا کر رکھ دیا۔ ان حکمرانوں، ان سیاست دانوں نے، ان خاندانی وڈیروں اور جاگیرداروں نے، ان دولت پرست دنیا دار کتوں نے، قرآن کے باغیوں نے، حرام کے ذرائع سے یہود و نصاریٰ کے تجارتی اور معاشی اصولوں پر اپنی زندگیوں کو استوار کرنے والوں نے نئی نسل کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا۔! تمام مظلوم اور پسماندہ اقوام کو آزادی کی نعمت عطا کرنے والا قرآن۔! آج اپنے ماننے اور پڑھنے والوں کے ہاتھوں قید ہو کر رہ گیا ہے۔ وہ قرآن جسے اللہ نے اس وقت تک نازل نہیں فرمایا جب تک کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا نہیں فرما دیا۔ اور پھر قرآن کے لئے کون آیا؟ ابوبکر آئے، عمر آئے، عثمان آئے، علی آئے، طلحہ آئے، زبیر آئے، عبادہ بن صامت آئے، معاویہ بن ابی سفیان آئے، سُفیان آئے، عمار آئے، ام عمار آئیں، پانچ لاکھ صحابہ و صحابیات آئے۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ یہ سب وفادار تھے۔ نبی علیہ السلام کے جاں نثار تھے۔ صحابہ کرام نے اپنی جوانیاں، اپنی عقلیں، اپنی دولت، اپنی قوت، اپنی حکومت اور اپنا سب کچھ قرآن کے سپرد کر دیا۔ کہ یہ قرآن! جیسے

ہماری دولت کو، ہماری قوت کو، ہماری عقل، فہم، شعور، تدبر، حکمت، دانائی اور ہماری پوری زندگی کو جیسے قرآن چاہے گا ویسے ہی ہم استعمال کریں گے۔ قرآن کا علم انسانیت کے دکھوں اور دردمندوں کے دلوں پر مرہم رکھتا ہے۔ بغیر قرآن کا علم پڑھے، انسان کا وجود محبت کا سبب نہیں بن سکتا۔ نفرت اور توڑ کا سبب بنے گا، صحابہ کرام بھی دنیا کے تمام کام کرتے تھے۔ لیکن ان کا سب کچھ قرآن کے مطابق تھا۔ اس قرآن کے پڑھنے والے کیسے کیسے عالم، فاضل اور سائنس دان ہوئے ہیں۔ ابن رُشد کون ہے؟ ابن حیان کون ہے؟ البیرونی کون ہے؟ ابنِ خلدون کون ہے؟ بڑے بڑے فلاسفہ، مناطقہ، سائنس دان، دنیا کے اندر سب سے پہلے عملی طور پر ہوائی جہاز بنا کر اڑانے والا سب سے پہلا سائنس دان مسلمان تھا۔ اٹھاؤ غرناطہ اور اشبیلیہ کی تاریخ، اندلس کی تاریخ پڑھو۔ ہارون الرشید کے دور کو پڑھو، اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن پاک میں ہمیں بتایا ہے کہ تمہارے دوست کون ہیں اور تمہارے دشمن کون ہیں؟ اور یہ بھی بتایا ہے کہ دوستوں کے ساتھ دوستی کیسے کرنی ہے اور دشمنوں کے ساتھ دشمنی کا طریقہ بھی بتا دیا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست مت بنانا، یہ کبھی تمہارے دوست نہیں ہوسکتے، یہ آپس میں دوست ہیں۔ پھر بھی اگر تم میں سے کسی نے ان کے ساتھ تعلقات قائم کئے، ان کو اچھا سمجھا، ان کی عادات و خصائل، ان کے مزاج و طبائع، ان کی تعلیم و ثقافت، تمدن کو قبول کیا، ان کو دوست بنایا! تو وہ بھی اُن جیسا ہی ہو جائے گا اور ایسا عمل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ظالم کہتا ہے کہ ظالموں کو میں ہدایت نہیں دیا کرتا۔ ہم ایمان والے ہیں۔ وہ ایمان والے نہیں ہیں۔ یہودی اور نصرانی نہ اللہ کی توحید کے قائل ہیں اور نہ محمد علیہ السلام کی رسالت و ختمِ نبوت کے قائل ہیں۔ نہ قرآن کی اکملیت کے قائل ہیں۔ دونوں کیسے آپس میں دوست بن سکتے ہیں۔ دونوں میں بعد المشرقین ہے۔ ایک آگ ہے ایک پانی ہے۔ کیسے دونوں ایک ہوسکتے ہیں؟ اللہ یہی فرماتے ہیں کہ:

لا تتخذوا الیہود و النصاریٰ

کہ یہودیوں اور نصرانیوں کو اپنا دوست مت بنانا۔ یہ تمہارے دوست کبھی نہیں ہوسکتے۔ اب ہم اپنے بے عمل اور نافرمان مسلم معاشرے کو دیکھیں۔ یہودی سُود کھاتے ہیں۔ ہم بھی سُود کھاتے ہیں۔ یہودیوں کی عورتیں بے پردہ ہیں، ہماری عورتیں بھی بے پردہ ہیں۔ یہودی زنا کو گناہ نہیں سمجھتے، ہم بھی گناہ نہیں سمجھتے۔ یہودی شراب خانے بناتے ہیں پیتے پلاتے ہیں۔ ہم بھی پیتے ہیں پلاتے ہیں شراب خانے کھولتے ہیں۔ ان کے ڈانس گھر ہیں۔ ہمارے بھی ڈانس گھر ہیں۔ ان کی عورتیں بھی ایک دوسرے کے ہاں کھلم کھلا آتی جاتی ہیں۔ ہماری بھی آتی جاتی ہیں۔ ان کے ہاں عورت کی قیادت کا مسئلہ کوئی بُرا نہیں ہمارے ہاں بھی کوئی بُرا نہیں۔ ان کے ہاں پیغمبروں کی تعلیمات کا انکار ہے۔ ہمارے ہاں بھی انکار آگیا۔ ان کے ہاں اللہ کی کتابوں کے خلاف زندگی گزارنے کا عمل موجود ہے۔ ہمارے ہاں بھی ہے۔ ہم نے قرآن کو باندھ کے رکھ دیا ہے۔ اور اپنی مرضی سے چل رہے ہیں۔ اپنی حیاتِ اجتماعی کو مرتب اور منظم کرنے کے لئے جو نظام یہودیوں اور نصرانیوں نے وضع کیا اسی نظام کو ہم نے قبول کر لیا۔ وہی نظام پاکستان میں ہے۔ وہی نظام مصر میں ہے، وہی نظام لیبیا میں ہے، وہی نظام پوری مسلم دنیا کے اندر، وہی نظام ہندوستان کے اندر، وہی نظام اسرائیل کے یہودیوں کے پاس، وہی نظام امریکہ کے یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس، وہی فرانس کے عیسائیوں اور یہودیوں کے پاس، وہی پوری دنیا کی یہودی اور نصرانی حکومتوں کے پاس اور

دہی نظام پاکستان کے مسلمانوں کے پاس؟ زندگی کا ایک ایک نقش جو پیغمبر علیہ السلام نے تمہارے لئے قائم کیا تھا۔ تم نے اس کو اکھاڑ کر پھینک دیا۔ پاکستان میں صحابہ کرام کو بھونکنے والے پرورش پا رہے ہیں۔ قرآن کے خلاف بکواس کرنے والوں کو یہاں حفاظت ملی ہوئی ہے۔ تم نے جس نظام کو قبول کیا اس کے یہی نتائج نکلیں گے۔ یہودیوں اور نصرانیوں نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو بھی اپنے اندر شامل کر لیا ہے۔ انہوں نے انتقام لیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس محنت کا جس کے نتیجہ میں یہود و نصاریٰ کا وقار ختم ہوا۔ ان کی حکمرانی ختم ہوئی، اللہ نے آلِ بنی اسرائیل سے نبوت چھین کر آلِ اسمٰعیل کو دی۔ ان کی سلطنت ختم ہوئی، ان کا سلسلہ ختم ہوا، ان کی دینی و روحانی پیشوائی ختم ہوئی، سیاسی حاکمیت ختم ہوئی، انہوں نے چودہ سو سال کی جنگ کے بعد آج پوری دنیا کو اپنے بنائے ہوئے نظام کے ماتحت کر لیا ہے۔ مسلمانوں کو اللہ کے بنائے ہوئے نظام کے ماتحت نہیں رہنے دیا۔ جنگ یہی ہے۔ کفار و مشرکین یہ نہیں چاہتے کہ تم اللہ کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت کے مطابق زندگی گزارو۔ تم نہیں پڑھتے قرآن کو؟ اللہ نے تمہارا مقام کیا بنایا ہے؟ کافر اور مشرک یہ نہیں چاہتے کہ اللہ نے جو خیر نازل کی ہے تم اس کے مطابق زندگی گزارو۔ حالانکہ تم کو اللہ نے بنایا ہی

کنتم خیر امة اخرجت للناس

ہے۔ انسانوں میں سے قرآن کے مطابق زندگی گزارنے والی ایک جماعت اور خیر کی دعوت دینے والی جماعت۔ جو دعوت خیر دینے والے اور قرآن کی طرف بلانے والے ہیں، اسلام کی طرف بلانے والے ہیں، اچھائی کا حکم دینے والے ہیں، برائی سے روکنے والے ہیں۔ وہی فلاح پانے والے ہیں۔ وہی کامیاب ہیں۔ اللہ ہمیں خیر کی طرف بلانے والی جماعت بنانا چاہتا ہے اور کافر چاہتے ہیں کہ یہ خیر کی طرف بلانے والے نہ رہیں، خیر پر چلنے والے نہ رہیں، یہ جنگ ہو رہی ہے کہ مسلمان اللہ کی ہدایت کے مطابق زندگی گزارنا چھوڑ دیں۔ وہ اس میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ اور ہم یہود و نصاریٰ کی ہدایت کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں۔ یہی دین کی جنگ ہے اور ہماری جماعت یہی جنگ لڑ رہی ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ! اللہ کی مخلوق اپنے بھولے ہوئے سبق کو یاد کر لے کہ ہم مسلمان! کلمہ پڑھنے کے بعد سوائے اللہ کے حکموں کے کسی کا حکم ماننے کے پابند نہیں، سوائے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے کے کسی طریقے کے پابند نہیں۔ ہمیں پھر سے زندہ ہونا ہوگا۔ پھر سے اٹھنا ہوگا، ہمیں دین سے اپنا ٹوٹا ہوا رشتہ جوڑنا ہوگا۔ اور کفر سے زندگی کے تمام معاملات میں رشتہ توڑنا ہوگا۔ یہی دعوت ہے۔ یہی ہمارا پیغام ہے۔ پاکستان کے ان دانشوروں سے میں کہتا ہوں۔

لہو لہو میں بدن دھواں دھواں دل میں
اس انجمن کو سنوارنا سخن وروں سے کہو

قوم کا بچہ بچہ زخمی ہے۔ میں تم مسلمانوں سے کہتا ہوں! خدا کے لئے اپنی اولاد کو اپنی بیٹیوں کو برباد ہونے سے بچالو۔ اگر تمہیں اپنی اولاد سے محبت ہے تو اپنے گھروں سے گانا بجانا ختم کر دو۔ گانا بجانا سنو گے تو اولاد زنا کی طرف جائے گی۔ نماز کی طرف نہیں آئے گی۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گانا بجانا سننے والا زنا کی طرف جائے گا۔ کیوں دشمن ہو اپنی اولاد کے قرآن پڑھاؤ، حدیث پڑھاؤ، دین کے لئے مار کھاؤ۔ نبی نے دین کے لئے

مار کھائی ہے۔ تم کیوں نہیں کھاتے؟ اگر تمہیں اپنی عزت پیاری ہے، بہو بیٹی پیاری ہے، اپنی آبرو پیاری ہے، اپنی زندگی پیاری ہے، اپنی قبر کا احساس ہے، اپنی آخرت کا پاس ہے، تم نبی کی شفاعت چاہتے ہو تو دین کے لئے مار کھانی پڑے گی۔ دین کے لئے قربانی دینا ہوگی۔ جمہوریت کے لئے نہیں۔ یہ نظام یہودیوں کا دیا ہوا ہے۔ اس نظام کو قبول کر کے مسلمان ہوتے ہوئے ہم یہودیوں جیسے ہوگئے۔ کیونکہ ہم ایک ہی نظام میں جکڑے ہوئے ہیں۔ یہاں بھی ووٹ سے وزیر اعظم بنتا ہے، ہندوستان میں بھی ووٹ سے بنتا ہے۔ اسرائیل میں بھی ووٹ سے بنتا ہے۔ اسلام ووٹ سے نہیں آئے گا۔ اسلام جہاد سے آئے گا۔ جہاد ہی اسلام لانے کا راستہ ہے جو نبی کا راستہ ہے اور صحیح راستہ وہی ہے جو نبی کا راستہ ہے، جو خدا کا راستہ ہے، اللہ فرماتے ہیں! میرا راستہ صحیح راستہ ہے اس کی تابعداری کرو۔ اور میرے راستے کے علاوہ متفرق راستوں پر مت چلو۔ یہ تم کو الگ الگ کر دیں گے۔ ہماری جدوجہد جب تک دین کے لئے نبی کے راستے پر نہیں ہوگی کامیابی نہیں ہوسکتی۔ آج جس نظام کے تحت ہم زندگی بسر کر رہے ہیں ہم اس نظام کو کافروں کا، یہودیوں کا، نصرانیوں کا نظام سمجھتے ہیں۔ جس نے ہمیں اسلام سے دور کر دیا ہے۔ جس نے ہمیں قرآن سے دور کر دیا ہے۔ جس نے ہمارے لئے قرآن کی عملی زندگی کو ناممکن بنا دیا ہے۔ ہم نے اس نظام کو ختم کرنا ہے جو نظام زبردستی ہمیں گناہ پر مجبور کرتا ہے۔ ہم گناہ سمجھتے ہوئے، حرام سمجھتے ہوئے، سود کھانے پر مجبور کر دیئے گئے ہیں۔ ہماری جنگ اس نظام کے خلاف ہے اور جب تک یہ نظام ختم نہیں ہو جاتا ہماری یہ جنگ جاری رہے گی۔ یہی احرار کا پیغام ہے۔ اور یہی ہماری دعوت ہے۔

ساقیا یاں لگ رہا ہے چل چلاؤ
جب تلک بس چل سکے ساغر چلے

(ابوسفیان تائب)

شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ درج کیا جائے
حکومت مرزائیوں، عیسائیوں اور یہودیوں کو خوش کر رہی ہے

مجلس احرار اسلام حاصل پور کے جنرل سیکرٹری ابوسفیان تائب نے ایک بیان میں کہا کہ نئے شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ کے اندراج کا فیصلہ ختم کرنے پر حکومت کے خلاف شدید احتجاج کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا ہے کہ وزیر اعظم اور وزیر داخلہ مرزائیوں اور عیسائیوں سے ڈرتے ہیں اور مسلمانوں کی مذہبی پہچان ختم کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ حالانکہ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ مرزائی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے کی وجہ سے ہی خود کو مسلمان ظاہر کر کے اسلام اور ملک کے خلاف تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے شناختی کارڈ پُرانے طریقہ پر جاری کرنے کا فیصلہ کر کے اپنے وعدہ سے انحراف اور پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کی توہین کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر نئے شناختی کارڈ مذہب کے اندراج کے بغیر جاری کئے گئے تو اس کے خلاف شدید رد عمل کا اظہار کیا جائے گا۔ حکومت مسلمانوں کے اس جائز مطالبہ کو تسلیم کرتے ہوئے نئے شناختی کارڈ میں مذہب کا اندراج کرے تاکہ مسلم اور غیر مسلم کی پہچان ہوسکے۔